بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۸ شعبان ۱۳۹۲ھ، ۲۸ تبوک ۱۳۵۱ ہش، ۲۸ ستمبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۲۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۷ تبوک ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اطلاع

ایسے طلباء جو کم از کم میٹرک پاس ہیں اور جنہوں نے زندگیاں وقف کر رکھی ہیں۔ وہ اگر کسی مجبوری سے اب تک انٹرویو کے لئے نہیں آسکے تو اُنکی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جامعہ احمدیہ کی کلاسز شروع ہو چکی ہیں۔ جو امیدوار یکم اکتوبر تک انٹرویو کے لئے آجائینگے، اُن کو جامعہ احمدیہ میں داخل کروا دیا جائیگا۔ جو اس وقت تک نہیں آسکیں گے، اُنکے کیس پر امسال داخلہ کے لئے غور نہیں ہو سکے گا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

تجاویز برائے شوریٰ انصاراللہ

انصاراللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو امسال ۱۷، ۱۸، ۱۹ ارنبوت (نومبر) کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے مجلس شوریٰ انصار اللہ کا انعقاد بھی ہوتا ہے۔ شوریٰ کیلئے ایجنڈا زیر ترتیب ہے جو مجالس تجاویز بھجوانا چاہتی ہوں وہ جلد خوشخط لکھ کر بھجوا دیں۔ تجاویز بھجوانے کے لئے آخری تاریخ ۵ را خاء (اکتوبر) مقرر کی گئی ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے معرفت میں ترقّی ہوتی ہے اور خدا کی قدرتوں کا اظہار ہوتا ہے

یہی وجہ ہے کہ اہل اللہ پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی ایک غیر معمولی رغبت اپنے دِلوں میں رکھتے ہیں،

”صحابہ کا مذہب یہ تھا کہ وُہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی پیشگوئیوں کے پُورا ہونے پر اپنی معرفت اور ایمان میں ترقّی دیکھتے تھے اور وُہ اِس قدر عاشق تھے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سفر کو جاتے اور پیشگوئی کے طور پر کہہ دیتے کہ فلاں منزل پر نماز جمع کرینگے اور اُنکو موقعہ مل جاتا تو وُہ خواہ کچھ ہی ہوتا، ضرور جمع کر لیتے اور خود آنحضرتؐ کی طرف ہی دیکھو کہ آپؐ پیشگوئیوں کے پُورا ہونے کے کس قدر مشتاق تھے۔

آپؐ حدیبیہ کی طرف کیوں گئے۔ کیا کوئی وقت اُن کو بتایا گیا تھا۔ اور کسی میعاد سے اطلاع دی گئی تھی، پھر کیا بات تھی؟ یہی وجہ تھی کہ آپؐ چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی پُوری ہو جائے۔ یہ ایک باریک سرّ اور دقیق معرفت کا نکتہ ہے جس کو ہر ایک شخص نہیں سمجھ سکتا کہ انبیاء اور اہل اللہ کیوں پیشگوئیوں کے پُورا کرنے اور ہونے کی ایک غیر معمولی رغبت اور تحریک اپنے دِلوں میں رکھتے ہیں۔

جس قدر انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں یا اہل اللہ ہوئے ہیں اُن کو فطرۃً رغبت دی جاتی ہے کہ وُہ خدا تعالیٰ کے نشانوں کو پُورا کرنے کیلئے ہمہ تن تیار رہیں۔ ۔ ۔ ۔ بات یہی ہے کہ ۔ ۔ ۔ ان نشانات کے پُورا ہونے پر معرفت اور یقین میں ترقّی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی قُدرتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ اِس لئے وُہ چاہتے ہیں کہ پُورے ہوں“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۷، ۶۸)

۳۱۳ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے آخری بزرگ

حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ؕ

ربوہ ۔ ۲۷ تبوک ۔ نہایت افسوس اور دلی غم و الم کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ اصحاب خاص میں سے آخری بزرگ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی آج صبح سات بجکر پینتیس منٹ پر ۸۶ سال کی عمر میں اس دنیائے فانی سے رخصت ہو کر محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحب کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور اس جماعتی صدمہ سے جو خلا پیدا ہوا ہے، اسے اپنے فضل سے پُر فرمائے۔ نماز جنازہ آج شام سوا پانچ بجے ہو گی۔

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبدالحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ ضلع جھنگ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ر تبوک ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امہات الصفات کی معرفت اور اسکی بے اندازہ اہمیت

اسلام کا دُنیا میں غالب آنا اِس امر کا متقاضی ہے کہ رُوئے زمین پر بسنے والی اقوام توحیدِ حقیقی پر ایمان لاکر اُس پر پختگی سے قائم ہو جائیں اور توحید کے نور سے ان کے سینے منوّر نظر آنے لگیں، اِسی طرح اسلام کے دنیا میں غالب آنے سے مُراد یہ ہے کہ اقوامِ عالم کے دِلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی عظمت و عزّت جاگزیں ہو جائے اور وہ آپؐ کی تا قیامت جاری رہنے والی رسالت پر صدقِ دل سے ایمان لاکر آپؐ کے ساتھ محبت و عشق میں اِس طرح سرشار ہوں کہ دن اور رات آپؐ پر درود بھیجنے کو وُہ سعادتِ عظمیٰ سمجھنے لگیں۔ —یہی وہ عظیم مقصد ہے جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر آپ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے۔

اِس میں شک نہیں کہ اِس مقصد کا پُورا ہونا ہم سے جماعتِ احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں عظیم قربانیوں اور عظیم جد و جہد کا تقاضا کرتا ہے۔ لیکن اس کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ ہم مالی قربانیاں پیش کرکے اور خدمتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرکے دنیا کے مختلف علاقوں اور اقوام کے درمیان پہنچیں اور اُن تک اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ اگر کسی پیغام کو دُنیا میں پھیلانے اور لوگوں کو اس کا گرویدہ بنانے کے لئے مالی وسائل کی فراہمی اور محض تبلیغی جد و جہد ہی کافی ہوتی تو بیسویں صدی شروع ہونے تک عیسائیت دنیا پر غالب آچکی ہوتی۔ کیونکہ اُنیسویں صدی کے دوران عیسائی چرچ اور عیسائی مشنری اداروں نے محض مالی وسائل کی بہتات اور مشنری سرگرمیوں کی بھرمار کے بل پر دُنیا کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے کی کچھ کم کوشش نہیں کی۔ اِس میں شک نہیں اِس میں انہیں ایک حد تک نمایاں کامیابی بھی ہوئی اور اپنی اِس کامیابی سے خوش ہو کر انہوں نے اِس قسم کے تعلّی آمیز اعلانات بھی کئے کہ بیسویں صدی کے اوائل میں عیسائیت پوری دُنیا پر غالب آجائے گی حتیّٰ کہ کعبہ میں بھی عیسائیت کا جھنڈا لہلہائے گا اور وہاں بھی خداوند یسوع مسیح کے نام کی منادی ہوگی۔ لیکن اِن بلند بانگ دعاوی اور تعلّی آمیز اعلانات کا کیا حشر ہوا؟ — وہی عیسائی مشنری ادارے جو دنیا بھر کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے کے خواب دیکھ رہے تھے اب نہ صرف دنیا کے مختلف علاقوں سے اپنا بستر بوریا سمیٹنے پر مجبور ہو چکے ہیں بلکہ خود مغربی ممالک میں بھی جنہیں عیسائیت کا گڑھ سمجھا جاتا تھا اور جہاں سے عیسائیت کا سیلاب اُمڈ کر اطراف و جوانبِ عالم میں پھیلتا چلا گیا تھا اب عیسائیت اِس بُری طرح ناکام ہو چکی ہے کہ وہاں کے عوام اب عیسائی نہیں رہے۔ وہ اِس سے ناطہ توڑ چکے ہیں اور دہریّت کی رَو میں بہے جا رہے ہیں۔ گرجے ویران ہو چکے ہیں اور انہیں فروخت کرکے ناچ گھروں، شراب خانوں اور نائٹ کلبوں میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ عیسائیت کا یہ عبرتناک انجام کیوں ہوا؟ اِس کی عظیم مشنری سرگرمیاں سراسر بے اثر اور بے نتیجہ کیوں ثابت ہوئیں؟ اِس لئے کہ اُن کا تمام تر دار و مدار مالی وسائل کی بہتات اور اشاعتی سرگرمیوں کی بھرمار پر تھا۔

دراصل کسی صداقت کو دنیا میں پھیلانے کے لئے محض مالی وسائل اور تبلیغی جد و جہد ہی کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر تعلق باللہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی انسان جس صداقت کو لے کر اُٹھے اوّلاً خود اپنی زندگی میں اس کا عملی نمونہ پیش کرکے ثابت کر دکھائے کہ خدا سے تعلق پیدا کرنا عین ممکن ہے اور پھر دُوسروں کا بھی خدا سے تعلق پیدا کرنے کی اُس میں صلاحیت موجود ہو۔ عیسائی مشنری چونکہ اِس وصف سے متصف نہ تھے، اِس لئے اُن کے مالی وسائل اور اُن کی مشنری سرگرمیاں دھری کی دھری رہ گئیں اور سب کئے کرائے پر پانی پھر گیا۔ قرنِ اوّل میں جب اسلام دنیا میں غالب آیا تھا تو اسی لئے غالب آیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو صفاتِ الٰہیہ کے مظہرِ اتم تھے کی اتباع میں آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے بھی اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنے آپکو اللہ تعالیٰ کی صفات اور ان میں سے بھی علی الخصوص چار اُمّہات الصفات یعنی ربّ، رحمٰن، رحیم اور مالک یوم الدین کا مظہر بنا لیا تھا۔ اِن اُمّہات الصفات کا مظہر بننے ہی کا یہ نتیجہ تھا کہ ان کے ذریعہ سے اسلام دنیا میں غالب آتا چلا گیا۔ انہوں نے اپنے عملی نمونہ سے دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ ان کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجہ میں جہاں بھی اسلام پہنچا وہاں ہمیشہ ہمیش کے لئے اس کی جڑیں مضبوط ہو گئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک عظیم الشان کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے فرزندِ جلیل کی حیثیت سے اِن اُمّہات الصفات کا عملی نمونہ پیش کرکے اپنے متبعین کو بھی اپنی اپنی استعداد کے مطابق ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین فرمائی اور نہ صرف تلقین فرمائی بلکہ اپنی قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر انہیں اِن صفات سے بقدرِ استعداد متصف کر دکھایا اور اس طرح اسلام کے دنیا میں غالب آنے کی راہ ہموار کر دکھائی۔ جماعت احمدیہ کے افراد کے اِن صفات سے متصف ہونے کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور اسے غالب کرنے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ خلفائے سلسلہ احمدیہ بھی احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کی چار اُمّہات الصفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین کرتے چلے آرہے ہیں۔

چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اپنے متعدد خطبات میں احباب جماعت کو یہ صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی متعدد بار توجہ دلا چکے ہیں۔ لیکن ان صفات کو بقدرِ ظرف و بقدرِ استعداد اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں اِن اُمّہات الصفات کی حقیقی معرفت حاصل ہو انکے عملی تقاضوں سے ہم آگاہ ہوں اور پھر ہم اُن عملی تقاضوں کو اپنی زندگیوں میں پورا کرنے والے ہوں۔ چنانچہ اُمّہات الصفات کی معرفت حاصل کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے تو بیشمار ہیں وہ گنے نہیں جا سکتے، اسکی صفات بھی بے شمار ہیں لیکن جن صفات کو اُس نے ہماری زندگی میں ظاہر کیا ہے ان میں سے چار اُمّہات الصفات کہلاتی ہیں یعنی اُس کا ربّ ہونا، اُس کا رحمٰن ہونا، اُس کا رحیم ہونا، اُس کا مالک یوم الدّین ہونا۔ اگر ہم اِن چار صفات کو پوری طرح سمجھنے لگیں۔ اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے اور اس حقیقت کا اظہار ہم پر ہو جائے کہ ربّ کے کیا معنے ہیں، رحمٰن کی صفت کے جلوے کس طرح ظاہر ہوتے ہیں، رحیمیت اپنا ظہور کس طرح کرتی ہے، اور مالک یوم الدین اپنے قادرانہ تصرف کو دنیا کے سامنے کس طرح پیش کرتا ہے تو دُوسری صفات کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ اِسی لئے سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے اِن اُمّہات الصفات کو بیان کیا اور ان کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کے مطابق ہم پر بڑا زور دیا کہ اِن صفات کو اپنے اندر پیدا کرو۔ اور ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کا حکم اِس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل کریں۔ کیونکہ اگر ہم ان اُمّہات الصفات کو جو تعداد میں چار ہیں، خود نہ سمجھیں اور ہماری عقل میں ان کی کیفیت اور ان کی ماہیت (جس حد تک ہماری سمجھ ہے) نہ آئے، تو ہم اس کے مطابق اپنی زندگی میں وہ صفات کیسے پیدا کر سکتے ہیں۔ صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے ان صفات کی معرفت کا حصول ضروری ہے، ورنہ ہم اپنی زندگیوں میں اِن صفات کے پیدا کرنے کی نتیجہ خیز اور ثمر آور کوشش نہیں کر سکتے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ر ستمبر ۱۹۶۹ء مطبوعہ الفضل ۱۶ر اکتوبر ۱۹۷۰ء)

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں اسلام کو ازسرِ نو غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اور اسلام دنیا میں غالب نہیں آسکتا تھا جب تک کہ ایسی جماعت قائم نہ ہو جس کے افراد اپنی اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی اُمّہات الصفات کو اپنے اندر پیدا کرکے دُوسروں کو بھی ان صفات سے متصف کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اِسلئے آپ نے اپنے متبعین کو اِن صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین کے ساتھ ساتھ ان صفات کی کیفیت اور ماہیت سے بڑی شرح و بسط کے ساتھ آگاہ فرمایا اور اس طرح انہیں ان کی حقیقی معرفت سے مالا مال کر دکھایا اور پھر اِن صفات کے عملی تقاضوں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈال کر انہیں اپنی اپنی استعداد کے مطابق ان تقاضوں کو پُورا کرنے کے قابل بنا کر اپنے اپنے رنگ میں ان صفات سے متصف کر دکھایا۔

حضور علیہ السلام کی پُر معارف تحریرات کی روشنی میں ہم اُمّہات الصفات کی کیفیت و ماہیت اور ان کی معرفت پر آئندہ شماروں میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

145

عربی زبان کی خصوصیات

(مکرم مولوی حیدر علی صاحب ظفر شاہد فاضل عربی یونیورسٹی آف اسلام آباد)

(۲)

ششم: اس میں اشتقاق کا دروازہ بہت وسیع ہے۔ اشتقاق کا مطلب یہ ہے کہ ایک لفظ دوسرے لفظ سے اس شرط کے ساتھ اخذ کیا جائے کہ ان دونوں میں معنوی اور اصل حروف کے لحاظ سے اشتراک قائم رہے۔ مثلاً کَون سے ہم مکان، امکن، تمکن، تمکّن وغیرہ الفاظ بنا سکتے ہیں۔

ہفتم: اس کے الفاظ کثیر المعنی ہیں اور یہی زبان کا اشتراک ہے۔ مثلاً "انتحال" کا لفظ ۲۰ معنوں پر دلالت کرتا ہے۔ العین ۳۵ معنوں پر اور العجوز ساٹھ معنوں پر دلالت کرتا ہے۔ بعض الفاظ اس سے بھی زیادہ معنی پر دلالت کرتے ہیں۔

ہشتم: خدا تعالیٰ نے اس زبان کو مترادفات کا بہت بڑا ذخیرہ عطا کیا ہے۔ تاکہ اگر کسی وقت ایک لفظ ذہن سے اتر جائے تو اس کی جگہ دوسرا لفظ استعمال کیا جاسکے اور مترادفات سے مراد یہی ہے کہ ایک معنی کے لئے بہت سے الفاظ ہوں۔ چنانچہ عربی زبان میں سال کے لئے ۲۴، نور کے لئے ۲۱، اندھیرے کے لئے ۵۲، سورج کے لئے ۲۹، بادل کے لئے ۵۰، بارش کے لئے ۶۴، کنوئیں کے لئے ۸۸، پانی کے لئے ۱۷۰، دودھ کے لئے ۱۲، شہد کے لئے ۸۰، شراب کے لئے ۱۰۰، شیر کے لئے ۳۵۰، سانپ کے لئے ۲۰۰، پتھر کے لئے ۷۰، اور اونٹنی کے لئے ۲۵۵ الفاظ ہیں۔ اسی طرح بیل، اونٹ، گھوڑے، گدھے، تلوار اور نیزے کے لئے بھی بہت الفاظ ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "منن الرحمان" میں عربی زبان کے جو پانچ فضائل بیان کئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ عربی کے مفردات کا نظام کامل ہے یعنی انسانی ضرورتوں کو وہ مفردات پوری مدد دیتے ہیں۔ دوسرے لغات اس سے بے بہرہ ہیں۔

۲۔ عربی میں اسماء باری و اسماء ارکان عالم و نباتات و حیوانات و جمادات و اعضائے انسان اپنی اپنی وجہ تسمیہ میں بڑے بڑے علوم حکمیہ پر مشتمل ہیں۔ دوسری زبانیں ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

۳۔ عربی کا اطراد مواد الفاظ بھی پورا نظام رکھتا ہے اور اس نظام کا دائرہ تمام افعال اور اسماء کو جو ایک ہی مادہ کے ہیں ایک سلسلہ حکمیہ میں داخل کر کے ان کے باہمی تعلقات دکھلاتا ہے اور یہ بات اس کمال کے ساتھ دوسری زبانوں میں پائی نہیں جاتی۔

۴۔ عربی کی تراکیب میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہیں یعنی زبان عربی الف لام اور تنوین اور تقدیم تاخیر سے وہ کام نکالتی ہے جس میں دوسری زبانیں کئی فقروں کے جوڑنے کی محتاج ہوتی ہیں۔

۵۔ عربی زبان ایسے مفردات اور تراکیب اپنے ساتھ رکھتی ہے جو انسان کے تمام باریک در باریک ضمائر اور خیالات کا نقشہ کھینچنے کیلئے کامل وسائل ہیں۔

عربی زبان پر ایک اعتراض اور اس کا جواب

عربی زبان پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اس میں موجودہ سائنسی دور کی اصطلاحات وضع کرنے کی اہلیت نہیں اور دوسری یورپین زبانیں اس کی اہلیت رکھتی ہیں۔

یہ اعتراض قلت تدبر اور عدم علم کا نتیجہ ہے۔ اگر عربی زبان کے نظام مفردات، قواعد اشتقاق، اضداد کے استعمال کے طریق اور ابواب کے نظام پر اطلاع ہو تو پھر آسانی سے اس مشکل کو حل کیا جاسکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس زبان میں وہ وسعت اور صلاحیت رکھی ہے کہ دوسری زبانیں تو اس کی گرد کو بھی نہیں پاسکتیں یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ ایک زبان کو ام الالسنہ قرار دے اور قرآن مجید کے لئے جو کہ قیامت تک کے لئے بنی نوع انسان کی جسمانی، روحانی اور علمی ترقی کے لئے ہدایت نامہ ہے اس کو منتخب کرے اور پھر وہ زبان جدید علمی انکشافات اور سائنسی تحقیقات کے میدان میں اصطلاحات وضع کرنے کی اہلیت نہ رکھے۔ موجودہ ایٹمی دور میں جو سائنسی ترقیات ہو رہی ہیں اور جن کے نتیجہ میں انسان نے چاند پر بھی اپنا قدم رکھا ہے۔ قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال قبل ان کی طرف اشارہ کیا تھا۔ پس وہ خدائے ذوالمنن کس طرح اپنی پیاری اور محبوب زبان کو ناقص اور نامکمل چھوڑ سکتا ہے۔

عربی زبان کا ایک شاعر عربی کی اس شان کو یوں بیان کرتا ہے۔

وَسِعْتُ كِتَابَ اللّٰهِ لَفْظًا وَغَايَةً
وَمَا ضِقْتُ عَنْ آيٍ بِهِ وَعِظَاتِ
فَكَيْفَ أَضِيقُ الْيَوْمَ عَنْ وَصْفِ آلَةٍ
وَتَنْسِيقِ أَسْمَاءٍ لِمُخْتَرَعَاتِ
أَنَا الْبَحْرُ فِي أَحْشَائِهِ الدُّرُّ كَامِنٌ
فَهَلْ سَأَلُوا الْغَوَّاصَ عَنْ صَدَفَاتِي

"میں لفظی و معنوی دونوں لحاظ سے کتاب اللہ میں سمائی ہوئی ہوں اور میں کسی آیت کے بیان کرنے میں تنگ نہیں پڑی۔

پس آج میں کیسے کسی آلہ کا نام رکھنے اور نئی نئی ایجادات کے نام رکھنے سے عاجز آسکتی ہوں۔ میں تو ایک سمندر ہوں جس کی تہہ میں موتی چھپے ہوئے ہیں پس کیا معترضین نے غوطہ خوروں سے ان کے متعلق پوچھا ہے۔"

مذکورہ بالا خوبیوں کی بنا پر عربی زبان کی جس قدر تعریف بھی کی جائے کم ہے۔ کیونکہ اس زبان نے بنی نوع کی جو راہنمائی کی ہے وہ کسی وضاحت کی محتاج نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عربی زبان کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"فَوَاهًا لِلْعَرَبِيَّةِ مَا أَحْسَنَ وَجْهَهَا فِي الْحُلَلِ الْمُنِيرَةِ الْكَامِلَةِ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِأَنْوَارِهَا التَّامَّةِ۔ وَتَحَقَّقَ بِهَا كَمَالُ الْهُوِيَّةِ الْبَشَرِيَّةِ۔ تُوجَدُ فِيهَا عَجَائِبُ الصَّانِعِ الْحَكِيمِ الْقَدِيرِ كَمَا تُوجَدُ فِي كُلِّ شَيْءٍ صَدَرَ مِنَ الْبَدِيعِ الْكَبِيرِ وَأَكْمَلَ اللّٰهُ جَمِيعَ أَعْضَائِهَا۔ وَمَا غَادَرَ شَيْئًا مِنْ حُسْنِهَا وَبَهَائِهَا۔ فَلَا جَرَمَ تَجِدُهَا كَامِلَةً فِي الْبَيَانِ مُحِيطَةً عَلَى أَغْرَاضِ نَوْعِ الْإِنْسَانِ فَمَا مِنْ عَمَلٍ يَبْرُزُ إِلَى انْقِرَاضِ الزَّمَانِ وَلَا مِنْ صِفَةٍ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ الدَّيَّانِ وَمَا مِنْ عَقِيدَةٍ مِنْ عَقَائِدِ الْبَرِيَّةِ إِلَّا وَلَهَا لَفْظٌ مُفْرَدٌ فِي الْعَرَبِيَّةِ فَاخْتَبِرْ إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْتَابِينَ"

(منن الرحمان)

ترجمہ: پس عربی زبان کیا ہی عمدہ ہے اور کیا ہی اچھا اس کا چہرہ ہے جو چمکیلے اور کامل پیرایہ میں نظر آتا ہے زمین اس کے نوروں سے چمک اٹھی ہے اور بشری ماہیت کا کمال اس سے ثابت ہوگیا ہے۔ اس میں عجائب کام خدائے صانع حکیم قادر کے ظاہر ہیں جیسا کہ ان تمام چیزوں میں پائے جاتے ہیں جو اس بزرگ بے مثل پیدا کنندہ سے صادر ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ نے اس کے تمام اعضاء کو کامل کیا ہے اور اس کے حسن اور خوبی سے کوئی چیز اٹھا نہیں رکھی۔ پس اس وجہ سے تو اس کو بیان میں کامل پائے گا اور دیکھے گا کہ وہ انسان کی تمام غرضوں پر محیط ہے پس ایسا کوئی بھی عمل ان عملوں میں سے نہیں کہ جو زمانہ کے اخیر تک ظاہر ہوں اور نہ ایسی کوئی صفت خدا تعالیٰ میں پائی جاتی ہے اور نہ کوئی ایسا عقیدہ لوگوں کے عقائد میں سے ہے جس کے لئے عربی میں لفظ مفرد موضوع نہ ہو۔ پس تو آزمالے اگر تجھے شک ہے۔

(منن الرحمان صفحہ ۶۸-۶۹)

عربی زبان کے مذکورہ بالا فضائل خوبیوں اور فوائد کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ عربی زبان سیکھیں تاکہ ان کے لئے قرآن مجید کا پڑھنا اور سمجھنا آسان ہوجائے۔ فرمایا:

"میں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری محمد عزیز صاحب کا ذکرِ خیر

مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب رحمان پورہ اچھرہ

میرے والد محترم چوہدری محمد عزیز صاحب ۷ر مئی ۱۹۷۲ء بروز اتوار ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد میو ہسپتال لاہور میں ۷۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پر فالج کا شدید حملہ ہوا تھا۔ ڈاکٹروں کی انتہائی کوشش کے باوجود جانبر نہ ہو سکے اس لئے کہ مشیتِ ایزدی یہی تھی۔ آپ کا جنازہ اسی روز محترم رانا عبدالحکیم صاحب نے پڑھایا۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے جنازہ میں شرکت کی اور آپ کو لاہور میں ہی دفن کر دیا گیا۔

محترم والد صاحب ۱۹۰۱ء میں موضع گوہد پور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے میٹرک سکاچ مشن ہائی سکول سیالکوٹ سے پاس کیا۔ فرمایا کرتے تھے کہ اس سکول میں عیسائی اساتذہ جب عیسائیت کی تبلیغ کرتے اور اسلام پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تو میرے دل میں جوش پیدا ہوتا اور میں ان اعتراضات کے جوابات معلوم کرنے کی کوشش کرتا۔ ہمارے گاؤں میں ایک احمدی دوست محترم بابو ابراہیم صاحب ہوا کرتے تھے جو مجھے ہر اعتراض کا شاندار جواب مہیا کر دیا کرتے تھے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ جب آپ ملازم ہوئے تو آپ نے بذریعہ خط ۱۹۲۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے آپ اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے آپ کی شادی ایک غیر احمدی گھرانے میں ہوئی مگر شادی کے ایک سال بعد ہی آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں ہماری والدہ نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ ہماری والدہ صاحبہ کے حقیقی چچا جان محترم عمر دین صاحب (ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر سابق مبلغ انچارج امریکہ کے والد صاحب) چونکہ احمدی تھے اس لئے آپ کے سسرال والوں نے بھی کوئی شدید مخالفت نہ کی

محترم والد صاحب احمدیت کے فدائی تھے اور تبلیغ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ گھر پر ہوتے تو ہم سب بچوں کو اکٹھا کرتے اور چیدہ چیدہ اعتراضات جو احمدی دوستوں پر اکثر ہوتے ہیں اُن کا جواب ہمیں یاد باد سمجھاتے بلکہ دن میں کئی بار دہراتے تاکہ ہمیں اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں فرمایا کرتے تھے پکے احمدی بننا چاہتے ہو تو حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھا کرو دلائل سیکھو اور اس طرح سیکھو کر بلا جھجک مشکل سے مشکل اعتراض کا جواب فر فر دے سکو۔ اسی مقصد کے لئے گھر میں ایک چھوٹی سی لائبریری بنا رکھی تھی۔ ۱۹۰۱ء تک اکثر گھر پر جلسہ کا اہتمام کرتے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بلاتے اور مرکز سے یا مقامی مبلغین کو تقریر کے لئے مدعو کرتے ہمیشہ اولاد کو نماز کے لئے اٹھاتے اور پھر با جماعت نماز ادا کرواتے صبح کے وقت قرآن مجید کی ضرور تلاوت کرتے اور اونچی آواز سے کرتے ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور بچوں کو بھی تلقین کرتے کہ وہ بھی صبح کے وقت اونچی آواز سے قرآن مجید پڑھا کریں تاکہ پتہ چلے کہ احمدیوں کے گھروں سے بھی قرآن مجید کی صدا آتی ہے

والد محترم سلسلہ کے کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ ملازمت کی وجہ سے آپ مختلف شہروں میں تبدیل ہوتے رہے مگر جہاں کہیں بھی گئے کوئی نہ کوئی جماعتی عہدہ آپ کے پاس رہا آپ پچھلے پندرہ سال سے لاہور میں مقیم تھے۔ حلقہ رحمان پورہ اور وحدت کالونی کے کئی سال صدر اور سیکرٹری مال رہے۔ وفات سے پہلے آپ سیکرٹری امور عامہ اور زعیم انصار اللہ حلقہ رحمان پورہ تھے۔ نماز کے مرکز میں آپ امامت کے فرائض بھی ادا کرتے تھے۔ مرکز کے ساتھ لگاؤ اور سلسلہ کی خدمت کے شوق کو پورا کرنے کے لئے آپ نے دو سال ربوہ میں قیام کیا اور موقعہ ملنے پر کچھ ماہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں کام کیا، نہایت سادہ طبیعت پائی تھی۔ سیدھی سادی اور سچی بات کرتے تھے چاہے اس میں اپنا ہی نقصان کیوں نہ ہو جائے تمام زندگی سادگی سے گذاری ہر کسی سے بڑی شفقت اور پیار سے پیش آتے۔ خاص کر بچوں کو بہت پیار کرتے۔ بیمار دوستوں کی عیادت کو ضرور پہنچتے۔ صاحب رؤیا تھے اور اُن کی اکثر خوابیں بالکل سچی ہوتی تھیں الہامی دعائیں کثرت سے پڑھا کرتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے ہر نماز میں بڑے التزام سے دعا کرتے۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جہاں محترم والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اعلیین میں مقام عطا فرمائے۔ اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے احمدیت اور اسلام کا عاشق اور جاں نثار خادم بنائے اور ہر آن اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

وقفِ زندگی

ہو سکتا ہے کہ کسی کے دل میں فوری طور پر وقفِ زندگی کا خیال آئے اور وہ اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر دے اور وہ وقف میں لے بھی لیا جائے لیکن عمومی طور پر یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ وقف کے لئے ایک لمبی تیاری کی ضرورت ہے۔ آپ اپنے بچے کو شروع سے ہی بتائیں کہ وقف کی اہمیت کیا ہے اور کہ آپ اسے وقف کرنا چاہتے ہیں۔ اور پھر اس کے لئے اسے تیاری بھی کرائیں۔ قرآن مجید اچھی طرح پڑھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے اسے روشناس کرائیں بلکہ ان کتابوں کا بار بار پڑھنے کی تلقین کریں اس طرح سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے کا اس میں شغف پیدا کریں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ وقف کے بعد اگر تبلیغ کے لئے تیار کیا جانا مقصود ہوا تو اسے ہر قسم کی ضروری تعلیم دی جائے گی۔ لیکن آپ کی توجہ ایک مضبوط بنیاد کا کام دے سکتی ہے اور یوں بھی بچے کے دل میں یہ بات راسخ کرنے میں مدد دے گی کہ اسے زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے بچے کو وقفِ زندگی کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو بھی توفیق دے کہ آپ شروع ہی سے اسے اس اہم کام کے لئے تیار کر سکیں۔ آمین۔

(وکیل التعلیم)

درخواست دعا

خاکسار ایک عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ ان دنوں طبیعت زیادہ کمزور ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

(بشیر احمد کاتب الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس نصرت جہاں کے ماتحت مغربی افریقہ میں
سولہ ہیلتھ سنٹرز اور گیارہ تعلیمی سنٹرز کا قیام

مجلس نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کا قیام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ جون ۱۹۷۰ء کو کیا تھا اور ارشاد فرمایا تھا کہ پانچ سات سال کے عرصہ میں تیس چالیس ہیلتھ سنٹرز اور ستر اسی ہائی سکول قائم کئے جائیں۔ حضور کے اس ارشاد پر ابھی ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہمارے ۱۶ ڈاکٹروں نے افریقہ پہنچ کر کام شروع کر دیا ہے۔ اور افریقن بھائی خواہ مسلمان ہوں یا عیسائی یا بد مذہب بھی جوق در جوق آتے ہیں اور ہمارے ہیلتھ سنٹرز سے مستفید ہو رہے ہیں۔

وہ مقامات جہاں ڈاکٹر پہنچ چکے ہیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ ملک غانا کے مقام کوکوفو میں ڈاکٹر غلام احمد صاحب نے یکم نومبر ۱۹۷۰ء سے کام شروع کیا۔
۲۔ ملک غانا کے مقام اسیکورے میں ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب نے یکم مارچ ۱۹۷۱ء " "
۳۔ " " ٹیچی مان " ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے یکم مئی ۱۹۷۱ء " "
۴۔ " " سویڈرو " ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب نے یکم اگست ۱۹۷۱ء " "
۵۔ گیمبیا " باتھرسٹ " ڈاکٹر افضال احمد صاحب نے یکم مئی ۱۹۷۱ء " "
۶۔ " " " ڈاکٹر احتشام الحق صاحب نے یکم نومبر ۱۹۷۱ء " "
اب ان کی جگہ ڈاکٹر محمد اجمل صاحب نے یکم اگست ۱۹۷۲ء " "
۷۔ " " " جوآرہ سالکین میں ڈاکٹر محمد حفیظ خان نے یکم اگست ۱۹۷۱ء " "
۸۔ " " سوما میں ڈاکٹر طاہر احمد صاحب نے یکم اگست ۱۹۷۱ء " "
۹ " " گنجور میں ڈاکٹر محمد اشرف صاحب نے یکم ستمبر ۱۹۷۱ء " "
۱۰ " سیرالیون کے مقام جوروبد میں ڈاکٹر اسلم جہانگیری صاحب نے یکم جون ۱۹۷۱ء " "
۱۱ " لاچے پور " ڈاکٹر انیس احمد صاحب نے یکم جولائی ۱۹۷۱ء " "
۱۲ " روکوپر " ڈاکٹر محمد حسن صاحب نے یکم اگست ۱۹۷۱ء " "
۱۳ نائیجیریا " بکرو (جوس) " منور احمد صاحب نے جنوری ۱۹۷۲ء " "
۱۴ " اکارے " ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب بھٹی نے جنوری ۱۹۷۲ء " "
۱۵ " کانو " ڈاکٹر عزیز احمد صاحب نے ۲۰ مئی ۱۹۷۲ء " "
۱۶ " سیگوکس " ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب نے جون ۱۹۷۲ء " "

گذشتہ چند ماہ کے عرصہ میں ہمارے ڈاکٹروں کو اللہ تعالےٰ نے یہ توفیق دی کہ انہوں نے لاکھوں مریضوں کا علاج کیا۔ اور کم و بیش ایک ہزار اپریشن بھی کئے۔

۱۷۔ ۱۸۔ ڈاکٹر طاہر محمود صاحب اور ان کی بیگم لیڈی ڈاکٹر تسنیم کوثر صاحبہ ۲۷ اگست ۱۹۷۲ء کو سیرالیون روانہ ہو گئے ہیں۔ وہاں مسنگبی کے مقام پر گورنمنٹ ڈسپنسری ان کا انتظار کر رہی ہے۔

نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کا دوسرا اہم حصہ مغربی افریقہ میں سیکنڈری سکولوں کا قیام تھا چنانچہ اس مختصر سے عرصہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے چودہ اساتذہ ان ملکوں میں پہنچ کر خدمت خلق کے کاموں میں مصروف ہیں اور تین اساتذہ اس ماہ غانا کے لئے روانہ ہو رہے ہیں ان کی ملک وار تقسیم یوں ہے۔

۱۔ نائیجیریا کے مقام گوساؤ میں فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول جنوری ۱۹۷۱ء میں جاری ہوا۔
ا۔ اب اس سکول کے طلبہ کے لئے مکرم اسمٰعیل صاحب وسیم اور محمد اشرف صاحب اور ملک سعید احمد صاحب۔
اور طالبات کے لئے مکرمہ نعیمہ صاحبہ ایم ایس سی کام کر رہی ہیں
(یہاں عنقریب گرلز سکول الگ ہو رہا ہے۔)
ب: نائیجیریا میں منا کے مقام پر دوسرا ناصر الدین احمدیہ سیکنڈری سکول بھی جنوری ۱۹۷۱ء میں جاری ہوا۔ اس سکول کے طلبہ کے لئے مکرم محمد یعقوب صاحب اور خالد گورایہ صاحب کام کر رہے ہیں۔
اور طالبات کی راہنمائی کے لئے مکرمہ پروین صاحبہ اور مکرمہ عائشہ صاحبہ مصروف ہیں۔
(یہاں بھی عنقریب گرلز سکول الگ ہو جائے گا۔)
نوٹ: گویا نائیجیریا میں طلباء کے لئے اور طالبات کے لئے دو سکولوں کا اجراء ہو چکا ہے
۲۔ گیمبیا کے شہر باتھرسٹ میں نصرت ہائی سکول ستمبر ۱۹۷۱ء میں ہو چکا ہے
جس کے لئے مکرم نسیم صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ نگہت اور کام کر رہی ہیں۔

۴۔ سیرالیون کے مقام روکوپر میں نصرت جہاں احمدیہ سیکنڈری سکول کا اجراء ستمبر ۱۹۷۱ء میں ہوا۔ جہاں مکرم انوار احمد صاحب گھمن کام کر رہے ہیں۔
(عنقریب ایک گرلز سکول بھی کھولا جا رہا ہے۔
۵۔ غانا میں نصرت جہاں گرلز اکیڈیمی کا قیام ستمبر ۱۹۷۰ء میں ہوا۔ جہاں مکرم خلیل الرحمٰن صاحب فردوسی اور ان کی بیگم محترمہ نازنہ صاحبہ تندہی سے مصروف عمل ہیں۔
ب۔ غانا میں دوسرا سکول فومینہ میں ستمبر ۱۹۷۰ء میں مکرم کمال الدین صاحب کی قیادت میں کھلا۔
ج۔ اور تیسرا سکول سلاگا میں ستمبر ۱۹۷۱ء میں مکرم محمد اشرف صاحب نے کھولا۔
د۔ چوتھا سکول اسکورے میں بن رہا ہے اور پانچواں اور چھٹا سکول ہاتھسی اور احمد الیاحیر میں بن رہا ہے۔ یہ تینوں سکول ستمبر ۱۹۷۲ء میں شروع ہو رہے ہیں۔
کام کی وسعت کا تقاضا ہے کہ جنہوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدے کئے تھے وہ جلد از جلد پورے کریں۔ تا کام میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

بقیہ صفحہ ۳

کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدوں قرآن کریم کا مزا نہیں آتا پس ترجمہ پڑھنے کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں آج کل تو آسان آسان طریق عربی پڑھنے کے نکل آئے ہیں قرآن شریف کا پڑھنا جب کہ ہر مسلمان کا فرض ہے تو کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ عربی زبان سیکھنے کی کوشش نہ کی جاوے اور ساری عمر انگریزی اور دوسری زبانوں کے حاصل کرنے میں کھو دی جاوے" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۹۷)

دعائے نعم البدل

خاکسار کا پوتا اور مرزا محمد الیاس کا بیٹا نعیم یونے دو سال عمر ۲/۹/۷۲ کو وفات پاگیا ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ والدین کو صبر کی توفیق بخشے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ (مرزا محمد اسماعیل۔ چین)

۲۔ مورخہ ۲ رتبوک مطابق ۲ ستمبر ۱۹۷۲ء مکرم رحمت صاحب تانگہ بان کی چھوٹی صاحبزادی بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔
(۳) مورخہ ۲۲ تبوک ستمبر کو میاں محمد دین صاحب کی صاحبزادی فوت ہو گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ (منیر الدین شمس مربی سلسلہ مقیم بدوملہی)

برائے فروخت

باب الابواب ربوہ میں ایک کنال اراضی پلاٹ ۲۸ بلاک ۱۲ قابل فروخت ہے۔ اس کے دو طرفہ سڑکیں ہیں۔
قیمت کا فیصلہ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم محلہ دارالرحمت وسطی سے کیا جائے۔
بیگم محمود احمد خان صاحب ربوہ

ھوالشافی
بواسیر

جناب خواجہ سلطان محمود صاحب مدینہ کالونی والٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ نے لکھا:
"خاکسار نے کیور یو سسٹم کے پائلز کیور کے چند کیپسول استعمال کئے اور مجھے بواسیر کی تکلیف سے آرام آگیا۔ واقعی بہت زود اثر ہے"
قیمت ۱۰ روپے خرچ پیکنگ و ڈاک ۱/۷۰ جوابی لفافہ بھیجوا کر ہر مرض کی کیور کے نمونہ کی ایک خوراک مفت حاصل کریں۔
جلد یہ نسخہ جات کا رسالہ مفت
ملنے کا پتہ کیور یو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیوایڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۲۲۶

مندرجہ ذیل موصیوں کے پتے درکار ہیں

۱۔ مکرم غلام محمد صاحب مالی ولد چوہدری مہتاب دین صاحب وصیت نمبر ۱۴۸۹۸ نور نگر فارم اور نصرت آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر میں رہائش رکھتے رہے ہیں۔
۲۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب ولد ملک عزیز احمد صاحب وصیت نمبر ۱۶۱۲۴ کراچی۔
اگر کسی دوست کو ان موصیوں کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا موصی حضرات خود یہ اعلان پڑھیں تو زیر دستخطی کو اپنے پتوں سے آگاہ کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ نے نائیجیریا کے مسلمانوں کی بیداری اور ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے

احمدیہ سیکنڈری سکول گوساؤ کی ایک تقریب میں حکومت کے سیکرٹری الحاج عبداللہ کے محمد کی تقریر

مکرم محمد اسماعیل صاحب وسیم پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول گوساؤ (نائیجیریا) نے اطلاع دی ہے کہ ۱۰ اگست ۱۹۷۲ء کو سکول میں ایک خاص تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں موجودہ حکومت کے سیکرٹری الحاج عبداللہ کے محمد بطور مہمان خصوصی مدعو تھے۔ آپ نے اس موقعہ پر خطاب کے دوران ملک کی تعلیمی ترقی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی کوششوں کو بہت سراہا اور فرمایا جماعت احمدیہ نے نائیجیریا کے مسلمانوں کی بیداری اور ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اس نے اسلام کے وقار کو قائم کرنے اور قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے آپ کے انگریزی خطاب کے متن کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"احمدیہ مشن نائیجیریا ہمارے ملک کی تعلیمی ترقی کے لئے جو سرگرمی دکھا رہا ہے اور امداد دے رہا ہے میں اسے گہری دلچسپی اور پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہوں اور جس شاندار طریق سے اس نے اس ملک میں گوساؤ اور منا کے مقامات پر سیکنڈری سکول قائم کئے ہیں میرا فرض ہے کہ اس پر اسے خراج تحسین پیش کروں۔

نائیجیریا میں احمدیہ مشن کی تاریخ کو اگر دیکھا جائے تو یہ معلوم ہوگا کہ سب سے پہلے ۱۹۱۶ء میں یہ تحریک اس ملک میں متعارف ہوئی۔ لیکن موثر اور منظم طور پر مشن کا قیام ۱۹۲۱ء میں عمل میں لایا گیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک اس تنظیم نے حیرت انگیز ترقی کی ہے اس نے نائیجیریا میں مسلمانوں کو اسلام کے مطالعہ کی تحریک کی ہے۔ اور اسلام کے وقار کو قائم رکھنے میں ان کی مدد کی ہے۔ آج یہ تحریک اور آگے بڑھ رہی ہے اور اس نے اب زنانہ اور مردانہ سیکنڈری سکول قائم کرنے کی مہم شروع کی ہے۔

گوساؤ سیکنڈری سکول کو شروع ہوئے ابھی ایک سال سے کچھ ہی زیادہ عرصہ ہوا ہے لیکن ہم نے دیکھا کہ اس مختصر سے عرصہ میں اس نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ یہ شاندار ترقی مستقبل کیلئے امید افزا ہے میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس سکول کے ارباب اختیار اور پرنسپل کو جنہوں نے اپنا سارا وقت اور اپنی ساری توجہ اس سکول کی ترقی کے لئے وقف کر دی ہے ہر قسم کی کامیابی سے ہمکنار کرے۔ سکول کے پرنسپل اور اس کے ساتھیوں نے جس حیرت انگیز طور پر بہت سے ابتدائی مشکل امور کو سلجھایا ہے میں انہیں اس پر خاص طور پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں"۔

سالانہ اجتماع پر اپنا چندہ لیتے آویں

قائدین و ناظمین مال خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ اجتماع پر تشریف لاتے ہوئے اپنا چندہ ضرور ہمراہ لاویں

(مہتمم مال)

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کا مقامی سالانہ اجتماع

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۲، ۲۳ ر تبوک کو ایوان محمود میں منعقد ہوا۔ اجتماع کا افتتاح ۲۲ ر تبوک بروز جمعہ صبح آٹھ بجے چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال مہتمم مقامی نے فرمایا۔ تلاوت نظم و عہد کے بعد خواجہ عبدالمومن صاحب ناظم اطفال ربوہ نے مختصر رپورٹ پیش کی۔ اطفال نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی اطفال سے خطاب فرمایا جلسہ تقسیم انعامات ۲۹ ر تبوک کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوگا۔

سیکرٹری اشاعت
مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی۔ ربوہ

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہونے میں چند ایام باقی ہیں۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادت اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے۔ جو اللہ کے حضور قرب اور حصول فضل کا ذریعہ ہے اس کی ادائیگی ہر مومن مرد و عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً تین سیر گندم ہے اور نقدی کی صورت میں اس کی شرح ڈیڑھ روپیہ فی کس بنتی ہے پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے ادائیگی بھی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ½ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام مد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے مرکز میں وصول شدہ فطرانہ حضور اقدس کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحق اور غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی۔ بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔

۲۔ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہوگی۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔

قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیوں کا باعث بنائے آمین۔

نوٹ:۔ ربوہ کے حلقہ جات کے صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ½ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کرا دیں اور باقی رقم اپنے حلقہ کے غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا مقامی اجتماع!

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ مورخہ ۲۸ ر تبوک بروز جمعرات مسجد اقصیٰ کے صحن میں مقامی اجتماع کر رہی ہے مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ افتتاح فرمائیں گے۔ اجتماع کا پروگرام صبح ساڑھے چھ بجے شروع ہوگا۔

تمام خدام تیاری کے ساتھ اس اجتماع میں شریک ہوں۔ زعماء کرام خدام کی حاضری کے ذمہ دار ہوں گے۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک نمبر ۱۴۰۶۷ جو نمبر ۱ سے نمبر ۴۸ تک چیک شدہ ہے۔ چک ۳۰۰ ج ب ضلع لائلپور سے گم ہو گئی ہے لہذا بذریعہ اعلان احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ رسید بک پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرماویں نیز اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو جائے تو نظارت بیت المال آمد کو مطلع فرماویں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ قریباً ایک ماہ سے چوٹ لگنے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ بظاہر افاقہ نظر آتا ہے مگر ابھی تک چلنے پھرنے کی اجازت نہیں ہے احباب جماعت دعا فرماویں کہ مولا کریم انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

خاکسار اللہ دتہ
کارکن دفتر جائداد۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴